ہماری تبلیغی کوشش

ضلع بارہ بنکی میں تبلیغ حق!

ایک مسلمان رئیس پر شدھی کے ڈورے

آریہ سماج سے زبردست مناظرات

ضلع بارہ بنکی کے ایک مشہور مقام حیدر گڑھ میں آریوں نے ایک نومسلم رئیس پر شدھی کے ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ رئیس مذکور کو جب نئی شراب کے متوالوں نے حد سے زیادہ تنگ کیا تو انہوں نے ازرہ مزاح کہیں یہ کہدیا کہ اگر قرب و جوار کے ہندو راجہ ہمارے ساتھ روٹی بیٹی کا بیوہار کرنے کو تیار رہوں تو ہم بھی مصلے سے اٹھ کر ڈاڑھی مونچھ منڈوا کر راد ھاکے کنڈ پر آ بیٹھیں گے۔ بس اتنا سننا تھا کہ شدھی کے ہرکارے اور پیادے ارد گرد کے ہندو راجاؤں کے حضور قوم کی حالت زار پر ٹسوے بہا بہا کر دھرم کی رکھشا (حفاظت) کے واسطے ڈال ڈال کران کو پھسلانا شروع کیا دو تین راجا جو پہلے ہی سے اپنے مسلمان دوستوں کے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے تھے سنا ہے کہ اس ہون کنڈ میں اپنے دھرم کی آہوتی (نذر) ڈالنے کے لئے تیار ہو بیٹھے۔ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ بڑے اعلیٰ پیمانہ پر اس اشومیدھ یگیہ یعنی عربی گھوڑے کی قربانی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ شدہ شدہ یہ خبر مسلمانوں کے کانوں تک بھی پہنچی۔ بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھے ہوئے مسلمان بھلا اس وحشت خیز ہنگامے کو کیا سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس خبر کو نہایت اطمینان کے ساتھ سنا اور پورے استغنا کے ساتھ اس کو ٹھکرا بھی دیا سرد ست یہ ایک رئیس اور اس کے خاندان کے صرف ۲۰۰ مسلمانوں کے ارتداد کا سوال تھا۔ جس کا اثر خواب غفلت کی نشہ آور فضا میں سونے والے مسلمانوں پر کچھ بھی نہ ہوا۔ مگر ان بدستوں کی زمین میں ایک ہوشیار مجاہد دین بھی تھا جس نے اور کچھ نہیں تو اس حالت کو سکرٹری صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی خدمت میں لکھ بھیجا۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے جو اپنی بساط کے مطابق اس فتنۂ ارتداد کی آگ کو فرو کرنے کے لئے ہمیشہ سے کوشاں ہے، اس فتنہ کی اہمیت پر نظر کرتے ہوئے اور اس متعدی بیماری کی روک تھام کے لئے پنڈت قادر بخش اور خاکسار راقم الحروف کو اس ہنگامہ زا سرزمین کی طرف روانہ کر دیا۔ خاکسار تو دہلی ہوتا ہوا سیدھا بارہ بنکی پہنچا اور پنڈت قادر بخش صاحب کو سیتا پور کی جانب مرزا مظفر بیگ صاحب کو ہمراہ لے آنے کے لئے بھیجدیا۔

سیتا پور میں آرین پروپگنڈہ کا تیا پانچا

پنڈت قادر بخش صاحب سیتا پور پہنچے تو وہاں آریہ سماج کا سالانہ جلسہ شروع تھا۔ سنا ہے کہ دھرم بھکشو مشہور نخش گو آریہ مناظر بھی آیا ہوا تھا۔ اس کی اطلاع ملی تو مظفر بیگ صاحب نے سکرٹری آریہ سماج کو مناظرہ کے لئے چٹھی لکھی۔ چٹھی کیا تھی پنڈت دھرم بھکشو کے لئے تو گویا ہلاکت کا لمب تھا۔ جیسے کھلتے ہی بھکشو (فقیر) دکشنا (خیرات) لینا بھی بھول گیا اور سر پر پاؤں رکھکر ایسا بھاگا کہ پانی بھی گومتی کے کنارہ (لکھنؤ) ہی پیا ہوگا اس کے بعد مرزا مظفر بیگ صاحب اور پنڈت قادر بخش صاحب کے لیکچر آرین لکچروں کے جواب میں کئی ہزار ہندو اور مسلمانوں کے مجمع میں ہوئے۔ اس موقع پر لوگوں نے جماعت احمدیہ کی کوششوں اور تبلیغی مساعی کی بہت تعریف کی۔ اکثر لوگوں کی زبانوں پر احمدیت کا ترانہ تھا۔

بارہ بنکی میں ستیہ دیو مرتد کی ناطقہ بندی

ادھر بارہ بنکی میں جب میں پہنچا تو وہاں اتفاق سے آریہ سماج کا سالانہ جلسہ شروع تھا۔ ستیہ دیو مرتد اور کئی ایک پنڈت پہنچے ہوئے تھے۔ رات کے وقت ستیہ دیو کا لکچر تھا جس کا بہت تھوڑا سا حصہ میں سن سکا اس میں وہ اسلام کے تصور خدا پر بہتان طرازی کر رہا تھا۔ کہ مسلمانوں کا خدا عرش پر بیٹھا ہے۔ بہت موٹا اور فربہ اندام ہونے کی وجہ سے عرش کے تختوں میں سے چوں چوں کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ وہ نیچے اترتا اور اوپر چڑھتا ہے۔ اس لکچر کو کئی ایک بے غیرت مسلمان بھی سن رہے تھے کہ جن کی رگ حمیت اتنی بھی نہ پھڑکی کہ وہ اگر جواب نہیں دے سکتے تھے تو کم از کم اٹھکر چلے جاتے۔ ستیہ دیو جب تمسخرانہ انداز میں یہ مضحکہ انگیز تقریر کر رہا تھا تو میں نے اٹھکر ستیہ دیو سے کہا کہ قرآن شریف میں ایک آیت ہے جس میں آپ کی اس ساری تقریر کا جواب موجود ہے آپ براہ مہربانی آیت لا تدرکه الابصار وھو یدرك الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ کا ترجمہ لوگوں کو سنا دیجئے۔ ستیہ دیو بجائے اس کے کہ سوال کا جواب دیتا۔ اس قدر مبہوت ہوا کہ اصل مضمون کو چھوڑ کر لوگوں میں جوش پیدا کرنے لگ گیا جس پر کئی ایک آریہ والنٹیر میرے گرد ہو گئے۔ اور مجھے جلسہ سے باہر کھینچنے لگے۔ میں نے ان کو ہرچند سمجھایا کہ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ میں بھی مقرر ہوں جلسوں میں ہمارے اوپر اعتراضات لوگ کیا ہی کرتے ہیں۔ اور ہم ہمیشہ دوران تقریر میں یا بعد میں جواب دیدیا کرتے ہیں۔ مگر آریوں میں اس قدر جوش تھا کہ وہ کوئی بات سنتے ہی نہ تھے۔ ایک بہت جوشیلے صاحب اٹھے اور منبر پر چڑھ کر واہی تباہی بکنے لگے۔ آخر پریذیڈنٹ صاحب نے اس قدر مہربانی کی کہ مجھے یہ امید دلائی کہ آپ کے سوال کا جواب دیا جائے گا میں نے پوچھا ابھی یا بعد تقریر۔ انہوں نے کہا اب نہ بعد تقریر۔ بلکہ کل مندر آریہ سماج میں نو بجے سے دس بجے تک آپ کو بحث کے لئے ہم وقت دیں گے۔ اس پر آریوں کی کائیں کائیں ختم ہوئی۔ مگر مجھے وہاں بیٹھنے کی اجازت پھر بھی نہ دی۔ خیر دوسرے روز بارہ بنکی کے مسلمانوں کے منع کرنے کے باوجود میں آریہ سماج مندر میں پہنچ گیا۔ اور وقت کا مطالبہ کیا۔ مگر وہ ۹½ بجے سے پہلے ہون وغیرہ ہی سے فارغ نہ ہو سکے۔ پونے دس بجے کے قریب بحث شروع کرنے کی مجھے اجازت دی گئی۔ اس پر یہ شرط بھی لگا دی گئی کہ آپ صرف کل والا سوال پوچھ سکتے ہیں۔ اور کوئی نیا اعتراض نہیں کر سکتے۔ ہرچند سمجھایا گیا کہ تحقیق حق کا یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ معترض کو مجیب محض بنا لیا جائے اور اس کو مخالف کا مذہب پرکھنے کی اجازت نہ دی جائے مگر پریذیڈنٹ کا جواب دو ٹوک تھا کہ نہیں ہم یونہی کریں گے۔ مہاشہ ستیہ دیو اپنی کمزوری سے خوب واقف تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنی سلامتی اسی طرز بحث میں سمجھی۔ بحث کا کچھ بھی مجھ پر قرآن شریف کی آیات کی بھرمار تھی کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے چلتا ہے آتا ہے۔ جاتا ہے۔ اترتا ہے اس کے ہاتھ ہیں۔ منہ ہے وغیرہ وغیرہ جتنے بھی تیر وہ رات بھر میں تیار کر سکے تھے وہ سب انہوں نے مجھ پر چھوڑ دیئے۔ مگر اس آیت کو پھر بھی ہاتھ نہیں لگایا جو میں نے پہلے ہی روز پیش کی تھی البتہ اس پر یہ کہکر پہلو بچا گئے کہ اس آیت کے خلاف قرآن شریف کی اور آیات میں جسمانی ہونا ثابت ہے۔ ان تمام آیات کا جواب یکجا بتلایا گیا کہ یہ سب محاورات زبان ہیں۔ خدا کے ہاتھ سے مراد دراصل پانچ انگلیوں کا ہاتھ نہیں بلکہ طاقت اور قوت مراد ہے۔ خدا کا چلنا۔ آنا جانا۔ اترنا وغیرہ وغیرہ بلحاظ صفات ہے نہ بلحاظ ذات اور جسم کے۔ فرشتوں کا بھیجنا خدا اور انسان میں مسافت ظاہری ثابت نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے علو ذات اور اعلےٰ مرتبہ اور شان کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان اور خدا میں بعد مکانی نہیں۔ ہاں شان اور مرتبہ کا فرق ضرور ہے۔ اس لئے یہ سب محاورات صفات الٰہیہ کے نزول اور فعل میں آنے کے لئے ہیں ورنہ وہ اپنی ذات کے لحاظ سے تو ہر جگہ موجود ہے۔ ھو اللہ فی السمٰوات وفی الارض۔ نحن اقرب الیه من حبل الورید۔ لا تدرکه الابصار وھو یدرك الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ وہ آنکھ کے ذرہ ذرہ پر محیط ہے۔ وہ لطیف اور خبیر ہے۔ البتہ ویدوں سے ضرور پرماتما کے سر آنکھیں، سونڈ۔ ناک نتھنے۔ بازو۔ پیٹ۔ ناف جانگھیں۔ ناف اور جانگھوں کے درمیانی اعضا پاؤں وغیرہ ثابت ہیں۔ دور کیوں جاؤ۔ یجر وید کے پرش سوکت میں اس کے ان تمام اعضا کا ذکر موجود ہے۔ اور خاص خاص اعضا کا ذکر دوسری جگہ بھی موجود ہے۔ حوالجات حاضر ہیں۔ (ویدوں میں سے تقریباً بیس پچیس منتر دم نقد پیش کر دیئے گئے۔) اس پر پنڈت ستیہ دیو کو سوائے احادیث کی ادھر ادھر کی باتیں پیش کرنے کے چارہ نہ رہا۔ ان سب کا بھی مطلب سمجھایا گیا اور ویدوں کو بطور معارضہ اس پر بھی پیش کیا گیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ خدا کی پنڈلی ہے۔ میں نے حوالہ پوچھا تو کہا "یوم یکشف عن ساق" میں نے پوچھا خدا کی پنڈلی کس لفظ کا ترجمہ ہے تو آئیں بائیں شائیں کر کے رہ گئے۔

محمد ناصر خاں صاحب سے ملاقات

مناظرہ خیر و خوبی سے ختم ہوا تو ہم بارہ بنکی سے حیدر گڑھ روانہ ہوئے اور وہاں اپنے مکرم دوست محمد رضی خاں صاحب سے ملاقات کی اور محمد ناصر خانصاحب سے آریوں کی یورش کے حالات معلوم ہوئے۔ خانصاحب موصوف نہایت مخلص دیندار اور رئیس ہیں۔ البتہ بعض شریر سماجیوں کی شر سے محفوظ رہنے کے لئے انہوں نے مزاحاً یہ کہدیا کہ بھئی ہمارے لڑکوں کے لئے لڑکیوں کا بندوبست کردو تو ہم تم سے مل جائیں گے۔ بس اتنا یہ کہنا تھا کہ آریوں نے ضلع بھر میں بلڑ مچا دیا۔ جلسے تجویز ہو گئے قرب و جوار کے ہندو راجاؤں کو دعوتیں دیدی گئیں۔ جب سب انتظام مکمل ہو گئے تو وہ خاں صاحب کے پاس خوشخبری سنانے کے لئے آئے۔ خاں صاحب نے کہا کہ بھئی یہ سب کچھ تو ہوگا۔ جلسے بھی ٹھاٹھ کے ہوں گے اس میں بڑے بڑے راجا بھی آئیں گے مگر ہمارے لڑکوں کا بھی کچھ بندوبست تم نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ بھی ضرور ہوگا۔ خاں صاحب نے جواب دیا کہ ہم تو پہلے لڑکیاں لیں گے بعد میں تم سے ملیں گے۔ پیچھے کا جھگڑا ہم رکھتے ہی نہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ آریوں کے پروپیگنڈا پر اوس پڑ گئی۔ اور اپنا سا منہ لیکر چلدیئے۔

حیدر گڑھ کے قیام میں خاں صاحب سے آریہ مذہب کے متعلق خوب گفتگو رہی۔ انہوں نے کئی ایک حوالجات نوٹ کئے۔ وہ اس بات پر بہت ہی خوش تھے کہ ہم ان کے پاس تبلیغ کے لئے پہنچے بلکہ انہوں نے تو یہ بھی کہا کہ میری زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ میں نے مولویوں کو محض تبلیغ حق کے لئے اپنے گھر میں مہمان دیکھا ہے۔ کھانے پینے اور چندے کے لئے تو بہت مولوی آتے رہتے ہیں۔ محمد رضی خاں صاحب اور محمد ناصر خاں صاحب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ جماعت کے سالانہ جلسہ پر لاہور پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ ہم ان کی مہمان نوازی اور دلی محبت کے دل سے مشکور ہیں۔

گائے کی قربانی پر ایک ہندو کی تصنیف

حیدر گڑھ سے واپسی پر مجھے دہلی میں بھی ایک روز ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ یہاں پنڈت آتما نند صاحب بانی ست دھرم سے ملاقات ہوئی پنڈت صاحب ایک نہایت خلیق اور عالم آدمی ہیں۔ ویدوں کے متعلق آپ کی معلومات بہت وسیع ہیں۔ چنانچہ آپ نے ایک کتاب گومیدھ یگیہ کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں انہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ویدک زمانہ میں گائے۔ کتے اور گدھے وغیرہ کی قربانی کی جاتی تھی۔ پنڈت صاحب نے اس کتاب میں تقریباً ۱۰۰ حوالے وید اور شاستروں سے پیش کئے ہیں سنا ہے کہ بعض سناتن دھرمی ہندو بھی اس کتاب کی تائید میں ہیں۔ مگر سب سے پرلطف بات یہ ہے کہ پنڈت رامچندر مشہور آریہ مناظر نے صدر بازار دہلی میں آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر یہ اعلان کیا کہ اس کتاب کا بہت سا حصہ انہی کے مکان پر تیار ہوا ہے اور انہی کی لائبریری کی کتابوں سے بقول پنڈت آریہ منی جی ویدک دھرم کے لئے یہ لمب تیار ہوا ہے۔ یہ کتاب ہر ایک مسلمان کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اور جہاں کوئی آریہ ستیارتھ پرکاش جیسی دل آزار کتاب تحفہ دے۔ مسلمان اس گومیدھ یگیہ کو بطور تحفہ پیش کریں۔ واذا حییتم بتحیة۔ کتاب آریوں کے اپنے ہی پریس میں شائع ہوئی ہے۔

ہمارے ترجمہ یجر وید پر پنڈت آتما نند صاحب کی رائے

دوسرا بہت بڑا کام جو پنڈت جی نے شروع کیا ہے وہ ویدوں کا ترجمہ ہے جو درحقیقت میرے کام کا بوجھ بٹانا ہے۔ انہوں نے میرا اردو ترجمہ یجر وید دیکھکر لکھا ہے:-

"آپ کا ترجمہ یجر وید میں نے پڑھا ہے۔ اگرچہ سارا ابھی تک نہیں پڑھا۔ مگر جتنا بھی پڑھا ہے میرے خیال میں نہایت ہی عمدہ ہے۔ اور اگر مجھے سچ کہنے کی اجازت ہو تو میں بلا مبالغہ اسے مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کے ہندی ترجمہ سے بہتر پاتا ہوں۔ اس ترجمہ کی موجودگی میں میں نے جیسا کہ میرا ارادہ تھا اب فیصلہ کیا ہے کہ میں یجر وید کا ترجمہ پہلے نہ کروں بلکہ اتھرو وید یا رگوید کا شروع کردوں۔ کیونکہ فی الحال آپ کا نصف یجر وید کا کمی کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے بہرصورت آپ کا ترجمہ نہایت اعلےٰ ہے۔ کسی کسی جگہ اختلاف رائے ہونا ممکن ہے مگر مجموعی طور پر بہت عمدہ ہے۔"

داس آتما نند۔ ۱۳ر نومبر ۲۸ء

پنڈت صاحب نے اپنے ترجمۂ وید کے متعلق اشتہار دیا ہے وہ کسی دوسری جگہ درج ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اردو ترجمہ وید کے شائقین ان کی ہمت افزائی کے لئے کم از کم ایک ماہ کی قیمت ضرور پیشگی بھیجدیں گے۔ پنڈت صاحب کے متعلق میرا اطمینان ہے۔

(عبدالحق ودیارتھی)